المسائل
در بلدہ لکھنؤ مطبعہ محمدی محمد سلیم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ کیا شان ہی تیری کہ بغیر مدد دوسری کی اتنی بڑی آسمان اور زمین کو کس
خوبصورتی کی ساتہہ پیدا کیا اور کسی نبی اور ولی کو اپنی کارخانہ مین کچہہ اختیار نہین دیا لاکہی
ہزار ہزار شکر تیری احسان کا کہ تو نی ہمکو قرآن اور حدیث سی اپنی توحید کو بوجہایا اور شرک
کی آفت سی کہ ایک عالم اوسمین پہنس رہا ہی تو نی محض ہمکو اپنی کرم سی بچایا اور جناب محمد علیہ الصلوۃ
والسلام کی سیدہی راہ پر چلایا الٰہی درود اور رحمت بہیج ہماری اس نبی مقبول پر کہ جو لوگ اونکی
راہ چلی اونہون نی اپنی واسطہ دوزخ سی پناہ کی اور جو اپنی باپ دادا کی بری راہ پر جہالت سی اڑ گیا
اور اوسکی حدیث کو نمانا تو اوسنی اپنی عاقبت تباہ کی اور رحمت بہیج اوسکی آل پاک جو تیری
حکم کی تابعدار رہی ہین یہان تک کہ اپنی جان تیری راہ مین قربان کی اور اوسکی نیک
اصحاب پر جنہون نی شرک چہوڑا کر لاکہون خلقت مسلمان کی بعد سب کی سنا چاہیے
کہ اب ہندوستان مین عجب ایک بلا پہیل گئی ہی کہ امت محمدی مین بہت لوگ شرک مین
گرفتار ہین لیکن اکثر مسلمان بیچاری بسبب بی علمی اور ناواقفی کی ناچار ہین تو اس واسطہ

واسطہ بندہ عاجز خرم علی کی دل مین آیا کہ اس شرک کی برائی قرآن شریف سی ثابت کیجی اور
ہر آیت کا ترجمہ ہندی زبان مین صاف صاف بیان کری تا ہر ایک کو فائدہ عام ہو اور جو مسلمان
بھائی کہ عربی زبان نہین جانتی اوسکو سمجھہ کر شرک کی آفت سی بچین اور اپنی پیغمبر کی راہ کو اختیار
کرین اور جو لوگ کہ اوسکو بھی سمجھین اور نہ مانین تو اپنا سر کھائین قبر مین آپہی معلوم ہوگا
باری الحمد للہ کہ سن بارہ سو اٹھتیس ہجری مین یہہ رسالہ بن چکا اور اسکا نام نصیحۃ المسلمین
کہا اور سب مطلب اسکا پانچ فصلون مین لکہا فصل پہلی مین اسکا بیان ہی کہ شرک
کسکو کہتی ہین فصل دوسری مین شرک کرنی والون کی حماقت کا بیان ہی فصل
تیسری مین اون چیزون کا بیان ہی کہ جو اللہ نی اپنی تعظیم کی واسطہ خاص کر لی ہین
اور دوسری کو کرنا نہین درست فصل چوتہی مین رسومات شرک کا ذکر ہی فصل پانچوین
مین شرک کی برائی اور شرک کرنی کی سزا کا بیان ہی الٰہی ہمپر اور سب ہمارے بہائی مسلمانون پر ایسا
کرم کر کہ ہر چیز کا تجہی کو مالک اور مختار جانین اور اس کتاب کو سمجھہ کر سوای تیری کسی سے
حاجتین نہ مانگین اِنَّکَ مُجِیبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ فصل پہلی
مین اسکا بیان ہی کہ شرک کسکو کہتی ہین توحید ہندی زبان مین ایک جاننی کو کہتی ہین اور
شرک ساجہا کرنی کو کہتی ہین اول مسلمان پر یہی فرض ہی کہ اللہ تعالی کی توحید کو جانی اور
شرک سی بچی توحید اسکا نام نہین کہ خدا کو زبان سی ایک کہی اور اپنی حاجتون اور مرادون
کی واسطہ پیغمبر اور پیرون کی نذرین مانی اسیکا نام تو شرک ہی بلکہ توحید کی یہہ معنی ہین کہ سب
اللہ ہی کو ہر چیز کا مالک اور مختار جانی اور یہہ سمجھی کہ اوسکی سوا پیر ہون یا پیغمبر یا فرشتی ہون یا شہید
کسی کو کچھہ اختیار اوسکی کارخانہ مین نہین سب اوسکی روبرو عاجز اور بی اختیار ہین اور شرک بھی
اسکا نام نہین کہ اللہ کی سوا آسمان اور زمین کا مالک کسی اور کو جانی یہہ تو کوئی مشرک اور کافر

بھی نہین کہتا ہی وہ بھی یہی کہتی ہین کہ ہر چیز کا پیدا کرنی والا اللہ ہی بلکہ شرک کی یہہ معنی ہین
کہ اللہ نی جو اپنی واسطے کتنی چیزین خاص کر لی ہین اونہین کسی دوسری کو بھی ملانا جیسی مینہ کا برسانا حاجتون
کا دینا بیمار کا اچھا کرنا آفتون بلاؤن سی بچانا اولاد کا دینا غیب کی بات جاننا ہر جگہہ پر حاضر و ناظر
رہنا لوگون کی مدد کرنا جلانا مارنا یہہ سب اسکی اختیار مین ہی اونہین کسی دوسری کا بھی اختیار سمجھنا
بس یہی شرک ہی کہ جسکی مٹانی کی واسطہ قرآن شریف اترا اور پیغمبر خدا کافرون سی لڑی قرآن
شریف مین ہزارون جگہہ اسکا بیان ہی اگر سب آیتین لکھی تو کتاب بڑی ہو جاوی اب تھوڑی آیتین
یہان بیان ہوتی ہین دل سی سنا چاہیی قال اللہ تعالی قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا
إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ
السُّوْءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی نبی سی کہ تو کہہ دی اے
محمد کہ مین مالک نہین اپنی جان کی بھلی کا نہ بری کا مگر جو چاہی اللہ اور اگر جانا کرتا مین غیب کی
بات تو بہت خوبیان جمع کر لیتا اور مجکو برائی کبھی نہ پہنچتی میرا کام سوا اسکی کچھہ نہین کہ عذاب سی
ڈراتا ہون اور ثواب کی خوشی سنتا ہون ایمان والی لوگون کو فائدہ یہہ تو سب جانتی ہین
کہ پیغمبر خدا کی برابر کوئی اللہ کا بندہ مقبول نہین پھر جب اونہین کو خود اپنی جان کی نفع اور ضرر کا
کچھہ اختیار نہین اور وہ بھی غیب کی بات نہین جانتی تو اور امام اور پیر کس گنتی اور شمار مین ہین
اس آیت سی صاف معلوم ہوا کہ مدد چاہنا اور حاجتین مانگنا سوای اللہ کی کسی سی نچاہیی
پیر ہون یا پیغمبر اولیا ہون یا شہید سوال بعضی لوگ کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نی بہت چیزون
کی خبر دی ہی کہ آگی یون ہوگا اگر علم غیب اونکو نہ تھا تو خبر کیونکر دی اور اولیا کا بھی اسطرح
حال ہی دیکھو فلانی بزرگ نی کہا تھا کہ ہم فلانی روز مرینگی ویسا ہی ہوا اور کسی سی کہا تھا
کہ تیری چار بیٹی ہونگی سو ٹھیک ہی ہوئی اونکا جواب یہہ ہی کہ یہہ اونکو اللہ کی بتانی سی معلوم ہوا تھا

ہوا تہا اُسکو علم غیب نہین کہتی ہین جسقدر اسنی جسکو تبلا دیا بس اوسی قدر اوسکو حال
معلوم ہوا زیادہ اوس سی ہرگز نہین معلوم مشہور ہی کہ حضرت یعقوب حضرت یوسفؑ
کی غم مین رویا کرتی تہی معلوم نتہا کہ وہ کہان ہین جب حضرت یوسف مصر کی پادشاہ ہوے
تب اونکو خبر معلوم ہوئی ہی اگر آگی سی جانتی تو کیون روتی اور کافرون نی حضرت عائشہؓ پر
تہمت باندہی تہی حضرت کو بہت رنج ہوا تہا جب بہت روزون کی بعد خدا نی قرآن مین فرمایا
کہ عایشہ پاک ہی کافر جہوٹی ہین تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگی سی معلوم ہوتا تو غم کیون ہوتا پہر
جب پیغمبرون کی یہہ حالت ہی تو بہلا اولیا کا کیا رتبہ ہر ایک چیز کا حال جاننا آدمی کا کام نہین
یہہ اللہ ہی کی شان ہی اور یہہ جاننا چاہئی کہ ہماری پیغمبر کی دو کام ایک تو دنیا مین ہدایت دوسری
آخرت مین گنہگارون کی شفاعت سو ان دونو مین بہی اسنی حضرت کو بالکل اختیار نہین دیا قال اللہ تعالی
اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ اسہ تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد تو ہدایت نہین کر سکتا جسکو دوست رکہی
لیکن اسہ ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور وہی خوب جانتا ہی جو راہ پر آوینگی **فائدہ** پس
تو حضرت کا کام صرف حق بات کا بیان کر دینا تہا اور اگر ہدایت اختیار مین ہوتی تو ابو جہل
بہی مسلمان ہو جاتا قال اللہ تعالی مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
اسہ تعالی فرماتا ہی کہ کون ایسا ہی کہ شفاعت کری اسہ کی پاس مگر اوسکی حکم سے
فائدہ یعنی اسہ کا حال مثل پادشاہ کی نہ سمجہا چاہئی کہ پادشاہ جسپر غصہ ہوتا ہی تو امیر وزیر
اوسکو بخشا لیتی ہین اور ہر چند اوسکا جی نچاہی مگر اونکی خاطر کرتا ہی کیونکہ پادشاہ جانتا ہی کہ اگر
مین انکی خاطر نکرون کا تو امیر وزیر میری ملک مین خلل ڈال دینگی اور اسہ کو تو اپنی کام مین کسی
دوسری کی پروا نہین اوسکی روبرو کیا طاقت کسی پیر یا ولی کو کہ بی حکم اوسکی کسی کے

اور اس قسم کی شفاعت کو شفاعت بالوجاہت کہتی ہین ۱۲

شفاعت کرین ہماری حضرت بہی جب اللہ کا حکم پاوین گی تب قیامت کی دن شفاعت
کرینگی فائدہ اللہ اکبر یہان سی اللہ کی خداوندی اور جلال بوجہا جاتا ہی کہ کیسا مالک
زبردست اور بی پروا ہی کہ کسی فرشتہ یا پیغمبر کو کسی چیز کا اختیار نہین دیا ہر چیز اپنی اختیار مین
رکہی ہی بغیر حکم ممکن نہین کہ ایک بوند آسمان سی گری اس زمانہ کی نادان لوگون نی ایسا اعتقاد
بیجا اولیا انبیا کی ساتہہ بڑہایا ہی کہ اللہ کی بڑائی اور مالکی جیسی چاہئی ویسی لوگون مین نہین رہی
دنیا کی بہی مرادین انہین سی مانگتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ہم کتنی ہی گناہ کرین گی آخرت مین پہر
وہ سب بخشا لین گی اور حقیقت حال جو تہی سو معلوم ہوی کہ پیغمبر کو بہی خود اپنی جان کا کچہہ
اختیار نہین اور وہ بہی بے حکم اللہ کی نہ بخشا سکین گی اکثر لوگون سی سنا ہی کہ کہتی ہین
واقعی اللہ کی سوا کسیکو کچہہ اختیار نہین لیکن اولیا انبیا اللہ کی بندی مقبول ہین جس چیز کی
اللہ سی عرض کرتی ہین وہ قبول کرتا ہی اوسکا جواب یہہ ہی کہ البتہ انکی دعا اکثر قبول ہوتی ہے
لیکن ہر دعا انکی بہی نہین قبول ہوتی حضرت نوح نی اپنی بیٹی کی واسطہ دعا کی اور حضرت ابراہیم
نے اپنی باپ کی واسطہ دعا کی اور ہماری حضرت نی اپنی چچا کی واسطہ دعا کی کسیکی دعا قبول نہو
اور حکم ہوا کہ جاہل مت بنو اس مقدمہ مین خلاف مرضی ہماری دعا نکرو اس سی صاف معلوم ہوا
کہ انکی بہی دعا وہی قبول ہوتی ہی جو موافق مرضی خدا کی ہی ہرچند کہ یہہ پاک لوگ ہین مگر پہر بہی
بندی ہین کچہہ انکا اللہ پر زور نہین کہ جو چاہین وہی ہو قال اللہ عز وجل وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ
وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ
اللہ تعالی فرماتا ہی اور کہتی ہین اللہ نی کر لیا بیٹا وہ اس لائق نہین لیکن وہ بندی ہین عزت والی
اوس سی بڑہ کر بول نہین سکتی اور وہ اوسکی حکم پر کام کرتی ہین فائدہ کافر بعضی پیغمبرون
اور فرشتون کو اللہ کا بیٹا کہتی تہی سو فرمایا کہ بیٹی نہین یہہ سمجہو کہ وہ بندی ہین مقبول

مقبول اور عزت والی ہین لیکن مقدور نہین کہ بڑھ کر بول سکین یا بغیر حکم کچھ کرین قال اللہ
تعالیٰ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَهُمْ
مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اوسکو معلوم ہی جو اونکی آگی ہی اور جو اونکی پیچھی ہی
اور وہ سفارش اور شفاعت نہین کرتی مگر اوسکی جس سی اللہ راضی ہوا اور وہ اوسکی ہیبت
سی ڈرتی ہین فائدہ اس آیت سی صاف معلوم ہوا کہ جو پیغمبر کی شفاعت کی امید رکھتا ہو
اسکو لازم ہی کہ پہلی اللہ کو راضی کری اور اللہ کی رضامندی بدون شرک چھوڑی ممکن نہین
قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی
الظّٰلِمِیْنَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اور جو کوئی فرشتہ یا نبی کہی کہ میری بندگی ہی اسکے
پیچھی یعنی اللہ کی بعد مین لائق پوجنی کی ہون سو اوسکو ہم بدلا دینگی دوزخ ایسا ہم بدلا دیتی ہین
بی انصافون کو فائدہ مسلمانو خیال تو کرو کہ قرآن مین فرشتون اور پیغمبرون کا
یہہ حال ہی کہ اللہ سی بڑھ کر بول نہین سکتی اور اوسکی جلال کی روبرو ڈرتی ہین بے
مرضی خدا کی سفارش کسیکی نہین کر سکتی اور اس زمانہ کی جاہل مسلمان اولیا
اور پیرون کو مالک اور مختار جانکر اپنی سب حاجتین اور مرادین اونسی مانگتی ہین
اور اپنی پیرون کی شفاعت کی امید پر خدا کی گناہون سی نہین ڈرتی اور بعضی مردود
جاہل پیرزادی کچھ لیکر اپنی مریدون کی گناہ بھی بخش دیتی ہین اور معافی
کی سند بھی لکھہ دیتی ہین خدا لعنت کری ان لوگون پر انہون نی شیطان
کی بھی کان کاٹی قال اللہ تعالیٰ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ
فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی

کہ اسد ہی کا پکارنا سچ ہی اور جنکو پکارتی ہین اوسکی سوا نہین پہنچتی اونکی کام پر کچہہ مگر جیسی کوئی
پہیلا ہاتہ دونو طرف پانی کی کہ آپہنچی اوسکی مونہہ تک اور وہ کبہی پہنچی کا اور جتنی پکار ہی منکرون
کی سب گمراہی ہی فائدہ یعنی اگر پیاسا دریا کنارہی پر ہاتہہ پہیلا کی پانی کو پکاری کہ آے
پانی تو میری مونہہ مین آجا تو وہ ہرگز نہ آسکی کا اسیطرح جو لوگ اسد کی سوا اور لوگون
کو پکارتی ہین وہ بہی مدد نہین کرسکتی ہین یعنی بی اختیاری مین دونو برابر ہین جیسے
پانی کو آپ سی مونہہ مین گہس جانی کی قدرت نہین ویسی ہی اللہ کی سوا مدد کرنی کی
کسیکو طاقت نہین سبحان اسد کیا کیا مثالین دیکر اپنی بندونکو سمجہاتا ہی اگر اس پر
بہی کوئی نہ سمجہی تو آدمی نہین جانور ہی قال تعالی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ
لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَهُوَ
الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اسد تعالی فرماتا ہی کہ اگر پہنچاے
تجہکو اسد کچہہ سختی پہر اوسکو کوئی نہ اوٹہاوی سوا اوسکی اور اگر پہنچاوی تجہکو بہلائی تو وہ ہر چیز
پر قادر ہی اور اوسیکا زور پہنچتا ہی اپنی بندون پر اور وہی ہی حکمت والا خبردار فائدہ
اسد تعالی فرماتا ہی کہ میری تکلیف دی ہوئی کو کوئی دور نہین کرسکتا اور اس زمانہ کی نادان
لوگ مشکل کی وقت اسد کو چہوڑکر اوسکی بندون سی مدد مانگتی ہین کوئی حاضری حضرت عباس
کی مانتا ہی کوئی توشہ شاہ عبدالحق کا کرتا ہی کوئی مالیدہ شاہ مدار کا چڑہاتا ہی اتنا
نہین بوجہتی کہ یہ اسد کی بندی ہین انکا کیا مقدور کہ اوسکی تکلیف دی ہوئی کو
اوٹہاوین تمان بعضی صاحب ایک دو فارسی کی کتاب پڑہکر آپکو بڑا قابل سمجہتی ہین
وہ یون تقریر کرتی ہین کہ ہم انبیا اولیا سی جو مدد چاہتی ہین سو اس سبب سی کہ
بغیر سیڑہی کی بہلا کوئی کوٹہی پر چڑہ سکتا ہی یا بغیر وسیلہ امیر وزیر کی کوئی بادشاہ

پادشاہ تک پہنچتا ہے اوسکا یہ جواب ہے کہ واقعی بغیر سیڑہی کی کوٹھی پر چڑہنا ممکن نہین اسیطرح
بغیر حکم ماننے رسول کی اللہ کا ملنا ممکن نہین اور پہلا حکم رسول کا یہی ہے کہ اللہ کی سوا کسی سی
مدد نچاہو اور مرادین نمانگو اب خیال تو کرو کہ تمنی سیڑہی کو چھوڑ دیا یا نہی اور اللہ کو جو
پادشاہ کی مانند سمجھی ہو سو غلط ہے اس واسطہ کہ پادشاہ ہر جگہہ ساری ملک مین پہنچ نہین سکتا اور
ہر کسی کا مطلب آپ سن نہین سکتا سب ملک کا کام اکیلا کر نہین سکتا اس سبب سے
وہ لوگون کو کام سپرد کرتا ہے اور صلاح لینے مین وزیر کا محتاج ہوتا ہے اور اللہ تو بڑی
قدرت والا ہے اور صلاح لینی مین کسیکا محتاج نہین ہر جگہہ حاضر و ناظر ہر ایک کی بات
سنتا ہے دلون کی بہید تک جانتا ہے اوسکو کیا پروا کہ کسیکو اپنا کام سپرد کری یا
کسی سی صلاح مشورہ پوچھی اور یہہ کسی فرشتہ یا پیغمبر کو طاقت نہین کہ بغیر حکم کچھہ بول سکین
وہ مالک اکیلا ہے زبردست بڑی شان والا نہ کوئی اوسکا وزیر ہے اور نہ کوئی اوسکا نائب
سبحان اللہ آپ ہی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اس واسطہ سوا اوسکی پکارنا کسی اور کو ممکن نہین
اسطرح اگر رسول پکاری تو اوسکو ظالم کہا ہے یہہ بڑی ظالم ہین کہ جسے یہی نہین ڈرتی قال اللہ تعالی
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مت پکار اللہ کی سوا ایسی کو کہ نہ بھلا کری تیرا اور نہ برا پہر جو تو کریگا او سوقت
گنہگارون مین ہوگا **فائدہ** جب حکم ہوا کہ اللہ کی سوا کسیکو نہ پکارو تو اس سی معلوم
ہوا کہ یہہ جو لوگون کی عادت ہے اوٹھتی بیٹھتی قدم کی پہسلتی یا رسول اللہ یا علی یا عبد القادر جیلانی
یا مخدوم کہتی ہین اور اونکو پکارتی ہین سو بیجا ہے اسوقت مناسب ہے کہ یا اللہ کہین چنانچہ دوسری
آیت مین حق تعالی فرماتا ہے الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ
یعنی مسلمان لوگ وہ ہین کہ جو اللہ کو پکارتی ہین کہڑی اور بیٹہی اور لیٹی اور یہہ کہین نہین فرمایا کہ

که مسلمان وه هین که جو اوٹهتی بیٹهتی یا محمد یا علی کهتی هین مسلمان کو لازم هی که جو الله رسول کا حکم هو
اوسی پر چلین اپنی طرف سی کچهه نه نکالی بهت خرابی اسلام مین اسی سی پڑ گئی هی که یه لوگ الله رسول
کا حکم تو نهین دریافت کرتی هین اپنی عقل ناقص پر چلتی هین قال الله تعالی وان
المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا الله تعالی فرماتا هی که سجدی کرنا الله کو لائق هین سو
نه پکارو الله کی ساتهه کسی اور کو فائده یهان سی معلوم هوا که یه لوگ جو لڑکون کی بیماری مین
یا اور سخت مصیبتون مین کهنی لگتی هین که یا الله یا حسین خبر لیجیو سو نهین درست هی یه وقت مدد
مانگنی کا هی صرف الله هی سی دعا کیا چاهیی کیا تیری الله سی کچهه کام نهین هوسکتا هی جو کوئی دفعه
درگاه رهو جیا بری عادت هو گئی هی که الله کی ساتهه بندون کو بهی ملا دیتی هین کوئی کهتا هی
مدد رسول تمهارا بهلا کرین کوئی کهتا هی الله مدد تیری مدد پر هین مثل هی که کوئی شخص تمهاری تعظیم
کری تم کو مسند پر بٹهالی اور اوسی جگهه تمهاری برابر تمهاری غلام کو بهی بٹهالی بهلا تم خوش هوگی
اگر یه عقل هی تو سمجها مطلب سمجهو قال النبی علیه السلام اذا سئلت فاسئل الله
واذا استعنت فاستعن بالله فرمایا رسول الله نی که جب تو کچهه مانگا چاهی تو الله سی مانگ اور جب
تو مدد مانگا چاهی تو الله سی مدد مانگ اور یه حضرت نی کهین نهین فرمایا که مین بڑا مقبول بنده
الله کا هوا اور تم هماری مجهه سی بهی مدد مانگا کیجیو بعضی شخص اس مقام مین شبهه کرتی هین که
اگر خدا کی سوا کسی سی مدد چاهنا درست نهین تو چاهیی که حاکم سی فریاد کرنا حکیم سی علاج
کروانا نوکر یا غلام سی پانی مانگنا هاتهه مین لاٹهی رکهنا بهی درست نه هو اس واسطه که ان
کامون سی بهی سوای خدا کی اور چیزون سی مدد چاهنا هی اوسکا جواب یه هی که حق تعالی نی
ان چیزون کو انهین کامون کی واسطه سبب مقرر کیا هی پانی پینی کی واسطه پیدا کیا هی دوا
بیماری کی واسطه مگر مدار رسالا رکو اس واسطه نهین بهیجا که لوگون کو رزق اور بیٹی دیا کرین اور

اور انبیا اولیا سب ان کاموں کو کرتی تھی یعنی لائق ہی حق میں ... بہی کرتی تو
حق تعالی نی بعضو ان کامون سی نہین منع فرمایا ... کہ استعانت ... حق کا
کہ جسمین شرک لازم آئی اور نوبت نذر نیاز کرنی اور منت ماننی کی آ پہنچی قال اللہ تعالی ویجعلون
لما لا یعلمون نصیبا مما رزقناہم تاللہ لتسئلن عما کنتم تفترون اللہ تعالی
فرماتا ہی اور ٹھہراتی ہین ایسون کو جنکی خبر نہین رکہتی ہین ایک حصہ ہماری دی ہوئی روزی مین سی قسم اللہ
تسی پوچھنا ہی جو جھوٹھہ باندھتی تھی فائدہ یہہ انکو فرمایا جو اپنی کہیت مین جانورون مین سوداگری
مین اللہ کی سوا کسی کی نذر نیاز ٹھہراتی تھی جیسی آگی کی لوگ تھی ویسی اب بہی ہین جانورون مین
حصہ جیسی سید احمد کبیر کی گای شیخ سدو کا بکرا شاہ مدار کی مرغی اور کہیت اور سوداگری مین سے
بہی جنکی حضرت شاہ عبد القادر جیلانی اور شاہ مدار کی نکالتی ہین او پیسا امام ضامن کا بازو پر باندہتی
سو فرمایا کہ یہہ سب اللہ کا مال ہی ہمین کسی دوسری کا حق نہین اوسکی بدون حکم کسی کا حصہ اپنی
طرف سی نہ ٹھہراو ہان یہہ البتہ درست ہی کہ اسکو اللہ کی نذر کرو اور اوسکا ثواب جو تمکو ملتا سو انکی
روح کو بخش دو لیکن نام ٹھہرا دینا کہ یہہ چیز فلانی بزرگ کی ہی یہی منع ہی فصل دوسری
مین شرک کرنی والون کا بیان ہی قال اللہ تعالی والذین یدعون من دون اللہ
لا یخلقون شیئا وہم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون
حق تعالی فرماتا ہی اور جنکو پکارتی ہین اسکی سوا کچھہ پیدا نہین کرتی اور خود آپ پیدا کئی جاتی
مردی ہین جنمین جی نہین اونکو خبر نہین کہ کب قبرون سی اوٹھائی جاینگی فائدہ
اس مقام مین حق تعالی مشرکون کی حماقت اور نادانی بیان کرتا ہی یعنی مدد مانگنی
اور پکارنی کی لائق تو وہ شخص ہی کہ جسنی کچھہ پیدا کیا ہوا ور زندہ بہی ہو مشرک
ایسی احمق ہین اونکو پکارتی ہین جو مردی ہین جنمین جی نہین اور کسیکو پیدا کیا کرینگے

خود آپ پیدا کی گئی ہین اسیطرح ہماری زمانہ کی جاہل مسلمان بعضی بزرگون سی حاجتین مانگتی ہین اور یہہ
نہین سمجھتی کہ وہ خود اپنی جینی مرنی مین کسی اور کی محتاج تھی وہ دوسری کی کیا مدد کرینگی
مثل ہی پیر آپ ہی کو درماندہ ہی شفاعت کسکی کری بعضی جاہل جو آپ کو قابل سمجھتی ہین یون کہتی ہین
کہ پیغمبر خدا کی وقت مین عرب کی کافر بت پوجتی تھی اور اونسی مدد چاہتی تھی سو اللہ نی قرآن شریف
مین بتون کی مدد مانگنی سی البتہ منع فرمایا ہی اور کچھہ اولیا انبیا کی مدد مانگنی سی نہین منع کیا اسکا جواب
یہہ ہی کہ حق تعالی نی جہان شرک سی منع کیا ہی لفظ من دون اللہ کی فرمائی ہی یعنی اللہ کی سوا کسیسی
سی مدد نہ مانگو اور کسیکو نہ پوجو پس اسمین تو سبھی آگئی بت بھی اور اولیا انبیا بھی اور یہہ کسی آیت مین نہین
فرمایا ہی کہ تم اپنی حاجتین بتون سی تو نہ مانگو لیکن میری پیر پیغمبرون سی مانگو بلکہ اپنی ذات پاک کی سوا
کوئی ہو سب سی منع فرمایا ہی اور مدد تو اوس سی مانگی جسکو کچھہ اختیار بھی ہو اور حق تعالی تو صاف
پہلی آیت مین فرما چکا کہ پیغمبر تک کو اپنی جان کا کچھہ اختیار نہین مدار رسالار بچاری کو کون پوچھی
اللہ کی روبرو عاجز ہونی مین اور بی اختیار ہونی مین ہم اور سب اور پیغمبر سب برابر ہین لیکن رتبہ مین
بڑا فرق ہی وہ بڑی مقبول ہم نکمی گنہگار وہ ہماری نبی سردار اور ہم انکی امت تابعدار جسطرح ادنی سپاہی
اور رسالہ دار بادشاہ کی نوکر ہوتی ہین دونو برابر مگر مرتبہ مین زمین اور آسمان کا فرق قال اللہ تعالی
أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا حق تعالی فرماتا ہی کہ اب کیا سمجھی ہین منکر کہ ٹھہرا دین میری بندون کو میری
سوا حمایتی ہمنی رکھی ہی دوزخ منکرون کی مہمانی فائدہ حضرت کی وقت مین کافر دو
قسم کی تھی بعضی تو بتون کو پوجتی تھی اور بعضی کافر پیغمبرون کی روح کو جیسی حضرت عیسی
اور حضرت عزیر کی روح کو پوجتی تھی اور اونسی مرادین مانگتی تھی سو اللہ نی دونو کو کافر کہا اور
اس آیت مین اونکو غصہ سی فرمایا کہ یہہ لوگ بڑی احمق ہین کہ میری بندون کو میری سوا اپنا حما

حمایتی ٹھیراتی ہین یعنی اولیا اور پیغمبر ہرچند کہ پاک لوگ ہین لیکن آخر میری غلام اور
بندی ہین میری ہوتی اونسی حمایت چاہنا کب لائق ہی بہلا دہیان تو کرو میان کی
ہوتی میان کی چیز کو اوسکی غلام سی مانگنا کیسی بڑی نادانی ہی لیکن یہہ جاننا چاہیے
کہ اولیا انبیا کو ایک طرح وسیلہ پکڑنا درست ہی یہہ کہ خدا کی جناب مین یون عرض کریے
کہ الٰہی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل سی یا علی مرتضی کی تصدق سی میری
فلانی حاجت روا کر سوای اسطرح کی ہرگز درست نہین قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الناس
ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا
ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ
حق تعالی فرماتا ہی کہ لوگو ایک مثل کہی جاتی ہی اسکو سنو جنکو تم پکارتی ہو اللہ کی سوا
ہرگز نہ بنا سکین ایک مکہی اگرچہ ساری جمع ہون اور اگر کچہہ چہین لی اونسی مکہی تو
چہوڑا نہ سکین اوس سی دونو کمزور ہین مانگنی والا ہی اور جس سی مانگا لوگون نی
اللہ کی قدر نہین سمجہتی جیسی اوسکی قدر ہی بیشک اللہ زور آور ہی زبردست **فائدہ**
یعنی جو لوگ اللہ کی سوا بتون یا پیرون سی مرادین مانگتی ہین افسوس ہی کہ وہ اللہ کی
قدر جیسی چاہئی ویسی نہین سمجہتی اگر سمجہتی ہوتی تو اللہ سی زبردست جہان کی پیدا کرنی والی
کی ہوتی ان بیچاری بیمقدورون سی کہ جنسی ایک مکہی تک نہین بن سکتی ہی کاہی کو
حاجتین مانگتی خاک پڑی اوسکی بوجہہ پر جو بادشاہ کی روبرو فقیر سی بہیک مانگی قال اللہ
تعالیٰ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَ
إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ فرمایا اللہ صاحب نی اور یہہ جو پیچہی پڑی ہین شریک پکارنی وا

...نکی سوا کچھہ نہین گی چیچک پڑی ہین خیال کی اور کچھہ نہین مگر انکلین ڈرتی ہین فائدہ یعنی جو شخص اللہ
کی سوا اونکو مدد کی واسطے پکارتی ہین بالکل عقل سی خالی ہین بت پوجنی والی یہہ نہین سمجھتی ہین کہ یہہ تو
بت پتھر ہین ہم جو اونکی آگی گاتی بجاتی ہین نہین طلب کرتی ہین یہہ کیونکر سنین گی خود آپ تو جگہ
ہل نہین سکتی ہماری مدد کیا کرین گی اسیطرح جاہل مسلمانون کو خبط ہو گیا ہی کہ بزرگون کی قبرین
پوجنی لگی ہین اور یہہ سمجھی ہین کہ اولیا انبیا خدا کی کارخانہ کی مختار ہین جسکو جو چاہتی ہین سو دیتی ہین
یہہ نہین سمجھتی کہ وہ بندی خود آپ ہر چیز مین اللہ کی محتاج تھی وہ کہان سی مختار ہو گئی اور اسی طرح بعضی
مرد اور عورتین جن پری اپنی خیال سی تراشی ہین نام رکہا ہی دریا پری شاہ پری آسمان پری کوئی
ان احمقون سی پوچھی کہ تمنی کیا اونکو آنکھہ سی دیکہا ہی یا خدا رسول نی تمکو بتلایا ہی تم اونکو کہان سی سمجھی
جو اونکو پوجنی لگی یہان سی کوئی وجود جنون کا انکار نہ سمجھی کیونکہ وجود جنون کا تو قرآن شریف سے
ثابت ہی لیکن شاہ پری آسمان پری اپنی طرف سی جو نام تہیرالی ہین اور اونکی منت مانتی ہین
اسمین گفتگو ہی اور اسیطرح سی ہندو اور جاہل مسلمانون کی عورتین اور بعضی جاہل مسلمان
جورو کی غلام چیچک کی مرض مین خود بھی بت پوجتی ہین اور بالن کو بھی بلاتی ہین اور اگر ایسا
ہوا کرتا کہ مسلمانون کی لڑکی چیچک مین مر جایا کرتی اور ہندو کی جیتی رہتی تو شاید کوئی مسلمان
لڑکی والا بت پوجنی سی باقی نہ رہتا یہہ نہین سمجھتی کہ جیسی گرمی کی بیماریان اور ہین ویسی چیچک
بھی ہی اس سی اور مردا دیوی بھوانی سی کیا علاقہ غرض کہ سچ فرمایا اللہ نی جو لوگ شرک
کرتی ہین بڑی بدھی ہوتی ہین صرف اپنی وہم اور خیال پر چلتی ہین نہ کوئی اونکی پاس دلیل
اور نہ کوئی سند فی الحقیقت اگر احمق نہ ہوتی تو اللہ سی مالک کو چھوڑ کر کیون ادہر ادہر بھٹکتی
قال اللہ تعالی قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِئْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ

من علم ان کنتم صادقین کہا اللہ صاحب نے کہ تو کہہ اے محمد مشرکوں سے بھلا دیکھو تو
جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوا دکھاؤ تو مجکو انہوں نے کیا پیدا کیا ہے زمین میں یا انکا کچھہ ساجھا ہے
آسمانوں میں لاؤ میرے پاس کوئی اس قرآن سے پہلے کی کتاب یا کوئی علم چلا آتا اگر تم سچے ہو
فائدہ جیسا اون لوگوں سے یہہ پوچھا گیا تھا ویسا ہی اس زمانے کے لوگوں سے پوچھا چاہیے
کہ عقل کے نزدیک تو مانگنی اوس سے جسکی ظاہر میں کچھہ قدرت بھی نمود ہو تم جو اماموں اور پیروں سے
مرادیں مانگتے ہو کیا سمجھہ کر بھلا بتاؤ کہ حضرت عباس نے کونسا آسمان پیدا کیا اور جیلانی [illegible] نے
نے کونسا دریا بہا دیا اور سید سالار نے کونسی مکھی بنائی اور شاہ مدار نے کونسی چیونٹی پیدا کی اور اگر ان سے
کچھہ نہیں بن سکا تو پھر تم کیوں گمراہ ہوئے اور کیوں ان سے مرادیں مانگنے لگے اور قرآن شریف سے
زیادہ کون کتاب ہے جسپر تم چلتے ہو یا ان بزرگوں نے تم سے کہدیا ہے کہ ہم بڑی قدرت والے
ہیں ہم سے اپنی حاجتیں مانگا کیجیو اور ہماری جھنڈی نشان چڑھایا کرنا خدا کے واسطے ذرا تو
آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو تمہارے پاس اسپر کون سی سند ہے بہت نادان اب
کلام سنا کہتے ہیں کہ ہم جو اپنے پیروں سے مانگتے ہیں سو مراد ہماری بر آتی ہے دیکھو فلانے شخص
نے شاہ مدار سے بیٹا مانگا تھا سو ہمکو ملا اور ایک بار ناؤ ڈوبنے لگی تھی سید سالار کو پکارا
اونہوں نے بچا لیا تو ایسی باتوں سے ہمکو معلوم ہوا کہ اونکو بڑی قدرت ہے اوسکا جواب یہہ
ہے کہ جیسے تم کہتے ہو ویسے ہندو بھی کہتے ہیں کہ جو مراد ہم دیبی بہوانی سے مانگتے ہیں سو وہ
ہمکو ملتی ہے تو چاہیے کہ انکو بھی پوجو کہ جیسے تمہارے پیروں کو قدرت ہے ویسے بتوں کو
بھی ہے الہی توبہ کیسا شیطان نے گمراہ کیا ہے کہ اصل بات مطلق نہیں سمجھتے بلکہ اسکی مثال
اسطرح ہے کہ جیسے ایک شخص کا چھوٹا لڑکا دودھ پینے کے سبب سے اپنی دایہ سے ہل گیا ہے
جس چیز کو کہ لڑکے کا جی چاہتا ہے وہ اپنی دایہ سے کہتا ہے یا سمجھتا ہے کہ دایہ

دي سكي گي سو وه آپ اوسكو لي ديتا ہي يہ لڑكا نا سمجهہ جانتا ہي كہ يہ چيز مجهكو ميري دايہ ني دي
بس اسيطرح اللہ كو تو اپني بندون پر باپ سي بهي زياده رحم ہي اور اونكي حاجتين خوب جانتا ہے
سو اپني كرم سي برلاتا ہي ہندو كم بخت اسكو بتون سي سمجهتي ہين اور جاہل مسلمان اپني پيرون
سي ليكن منصفي كي بات يہ ہي كہ جسكا كهائي اوسكا گائي قَالَ اللہُ تعالىٰ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ
يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللہِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ
غَافِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ
كَافِرِيْنَ حق تعالى فرماتا ہي كہ اوس سا گمراه كون ہي جو پكاري اللہ كي سوا ايسي كو كہ نہ پہنچي
اوسكي پكار كو دن قيامت تك اور اونكو خبر نہين اونكي پكارني كي اور جب قيامت كو لوگ
جمع كيي جاوينگي تو وه ہونگي اونكي دشمن اور ہونگي اونكي پوجني سي منكر **فائده** يعني اللہ
سوا كسيكو كچهہ اختيار تو نہين ہي سو جو لوگ كہ بتون يا بزرگون سي مدد چاہتي ہين اگر قيامت تك
پكارين گي اونسي كچهہ نہو سكي گا اور مدد تو وه شخص كري جسكو كچهہ انكي حال كي خبر بهي ہو سو اللہ
ني فرمايا كہ اونكو ان لوگون كي پكارني كي خبر بهي نہين ہوتي ہي كہ ہمكو كون پكارتا ہي
يعني غيب كي بات جاننا اور ہر جگهہ حاضر ناظر رہنا يہ اللہ ہي كي شان ہي بندي ہر چند كہ پيغمبر ہون
مگر بي اللہ كي تبلائي كيا جانين عجب لوگ نادان ہين كہ كوسون اور منزلون سي بزرگون كو
پكارتي ہين كہ يا حضرت فلاني مدد ہماري كرو يہ نہين سمجهتي كہ وه اتني دور سي كيونكر سنين گي كيا وه
عالم مين گشت كرتي پهرتي ہين يا معاذ اللہ خدا ہين جو ساري جہان مين حاضر و ناظر رہتي ہين
زندگي مين تو دور كي بات سنتي نتهي اب مرني كي بعد خوب سنني لگي اور عجب بات يہ ہے
كہ قيامت كو لوگ جسجس كو دنيا مين اللہ كي سوا پكارا كرتي تهي اور نذرين نياز مانا كرتي تهي
اونكي پاس جاوينگي حق تعالى فرماتا ہي كہ وه اونسي غصہ ہونگي اور كہين گي كہ تم جهوتي ہو

جهوٹی هو منی تسی کب کها تها که تم اپنی مرادین همسی مانگا کیجیو بهلا بتاؤ که یه منی کس کتاب مین
لکهه دیا تها همارا کیا مقدور که جو هم الله کی کار مین دخل کرین هماری بلا سی جیسا کیا ویسا بهگتی
بعضی نادان جب یه سنتی هین که سوای الله کی کسی نبی ولی کو قدرت حاجت برلانی کی نهین هی
تو کهتی هین که یه لوگ بزرگون سی منکر اور بی اعتقاد هین اوسکا جواب یه هی که معاذ الله هم
اونسی بی اعتقاد نهین هین اتنا جانتی هین که وه مقبول بندی هین اونکو بهی مرتبه الله کی
غلامی اور تابعداری مین ملا لیکن هان تمهاری طرح خدا کی کام مین اونکو مختار نهین جانتی هین
اور ایک بات یه هی که جو جسکی ساته محبت اور اعتقاد رکهتا هی تو اوسکا طریق اختیار کرتا هی اگر
تمکو اولیا انبیا کی ساته سچا اعتقاد هوتا تو تم اونکی فرمانی پر چلتی اور اپنی طرف سی بدون حکم اونکی
کچهه ایجاد نکرتی سب جاهلون کا یه معمول هی که جب کچهه جواب نهین بنتا هی اور تقریر مین بند هوتی هین
تو عاجز هو کر آخر کو یون جواب دیتی هین که یه جو تم کهتی هو که الله کی سوا کسی پیر پیغمبر سی مرادین
مانگنا درست نهین یه بات تو نئی هی همنی اپنی باپ دادی سی کبهی نهین سنی کیا آگی عالم فاضل
نتهی اب تم ایک نئی پیدا هوی هو اوسکا یه جواب هی که هم اس مقدمه مین قرآن شریف
کی آیتین بیان کرتی هین اور قرآن کو حضرت پر اوتری باره سو برس گذری هین اور حضرت
امام اور پیرون سی که تم مرادین مانگتی هو وه بعد پیغمبر کی پیدا هوی هین ذرا غصه کو تهوکو منصف
کرو که اب تمهاری بات نئی هی یا هماری اور هر زمانه کی عالم فاضل کتابون مین برائی
شرک کی لکهتی آئی هین آج تک کسی عالم دیندار نی نهین کها هی که سوای الله کی کسی اولیا
انبیا سی بهی مرادین مانگنا درست هی اور نه کوئی عالم قرآن کا واقف یه کبهی کهیگا اور اگر
تمکو هماری کهنی مین کچهه شبهه هو تو کسی اور عالم فاضل سی ان آیتون کی معنی پوچهه دیکهو تو یهی
مطلب بیان کرتا هی غرض کچهه اور شیعه اهل سنت اس بات مین سب موافق هین شرک مین کسیکو اختلاف

نہین ہی اور تم اپنی باپ دادسی کیا سنتی جیسی تم جاہل ہو اور قرآن حدیث کی معنی نہین جانتی ہو ویسے
وہ بھی ہونگی بہلا اندہا بہی کہین لنہی کو راہ بتلاتا ہی اور صاف صاف تو یہہ ہی کہ ہم ایمان محمدؐ کا
لائی ہین کچھہ باپ دادی کا ایمان نہین لائی ہین جو اونکی ہر بات کو مانین اگر باپ دادی کا طریق
موافق پیغمبر کی ہی تو ہم اونکی تابع ہین اور نہین تو ہم محمدؐ کی راہ پر چلین گی جسکا طریق سب طریقون
سی بہتر ہی بہلا ہم تمسی پوچہتی ہین کہ اگر تمہاری باپ دادی مفلس ہون روٹی کو محتاج اور تمکو خدا اپنی کرم
سی مال دولت دی تو تم ایسی مال کو رکہو گی یا پہینک دو گی کہ ہماری باپ دادی کی پاس تو مال نتہا
ہمکو بہی لینا نچاہی سبحان اللہ دین کی قبول کرنی مین تو باپ دادا یاد آتی ہین اور مال لینی کو طیار
اور عجب اتفاق ہی کہ جیسی ایکی جاہل مسلمان باپ دادی کی رسم اور عادت کو دلیل پکڑ کی اہل
اللہ منع کرنی والون کو جواب دیتی ہین ویسی مکہ کی کافر پیغمبر خدا کو جواب دیتی تہی چنانچہ اوسکا
بیان اس آیت مین ہی قال اللہ تعالی وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ
حق تعالی فرماتا ہی اور جب اون کافرون سی کہی چلو اوسپر جو اوتارا اللہ نی کہین نہین
چلین گی اوسپر جسپر دیکہا اپنی باپ دادا کو اور بہلا اگرچہ اونکی باپ دادی نہ عقل رکہتی ہون کچھہ
نہ راہ کی خبر تو بہی **فائدہ** یعنی باپ دادا کی تابعداری وہین تک بہتر ہی کہ جس مین
جہالت نہین ہی اور جب معلوم ہوا کہ اونکی رسم سراسر خلاف حکم خدا کی ہی پہر اوسپر
ہرگز نہ چلا چاہی کیا غضب کی بات ہی کلمہ تو محمدؐ کا پڑہین اور راہ شیخ سدو کی چلین قال اللہ
وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ حق تعالی فرماتا ہی اور جب نام لیجی اللہ
نراکی جاتی ہین دل اونکی جو یقین نہین رکہتی آخرت کا اور جب نام لیجی اوسکی سوا اورون کا

اورونکا پہر تو وہ خوش ہوجاتی ہین **فائدہ** افسوس کہ ایکی جاہل مسلمانون کی بہی اگلی فرعون
کی سی عادت ہوگئی ہی کہ صرف اللہ کی ذکر سی یہہ بہی خوش نہین ہوتی ہین یعنی جب
وہ سنتی کہتی کہ سوا ی اللہ کی کسیکو کچہہ اختیار نہین اور کسی کی نذر نیاز منت ماننا درست نہین تو
منہ بگاڑ کر ترش ہوجاتی ہین اور جب خدا کی سوا مدار سالار کی جہنڈی نشان کا ذکر ہو تب راضی
ہوتی ہین بعضی ناواقف قرآن کی کہتی ہین کہ اولیا انبیا خود مالک مستقل تو نہین لیکن انکی
منت ماننا نذر نیاز کرنا اور حاجتین مانگنا اس نیت سی کہ یہہ اللہ کی حکم سی حاجت روائی عالم کی
کرتی ہین درست ہی اونکا جواب یہہ ہی کہ اگر تم سچی ہو تو اس بات کو کسی آیت یا کسی حدیث صحیح
سی ثابت کر دو کہ انبیا اولیا کو مینی اپنی طرف سی مختار کر دیا ہی میری حکم سی پانی برساتی ہین
اولاد دیتی ہین بیمارون کو اچہا کرتی ہین انکی منت مانگو نذر نیاز لوگ کیا کرین اور اگر یہہ قرآن
حدیث مین نہین ہی اپنی طرف سی کہتی ہو تو بہت برا کرتی ہو مسلمان کو لازم نہین کہ دین
مین اپنی عقل ناقص کو دخل دی ہان یہہ البتہ حق تعالی نی فرمایا ہی کہ فرشتی اکثر کامون پر داروغہ
ہین لیکن یہہ اختیار اونکو بہی نہین کہ جو چاہین سو کرین بر ہر کام پر جیسا حکم ہوتا ہی ویسا کرتی ہین
اب کوئی شخص فرشتون کو داروغہ جانکر کچہہ مانگی تو اوسکی نادانی ہی کیونکہ وہ تو محض
بی اختیار ہین حکم کی تابع اور یہہ جاننا چاہئی کہ حضرت کی وقت کی مشرک یہہ نہین کہتی تہی
کہ بت اللہ کی برابر ہین وہ بہی یہی کہتی تہی کہ سب کا مالک اللہ ہی ہی لیکن بت ہماری سفارشی
ہین اوسکی حکم سی ہماری حاجت روائی کرتی ہین چنانچہ اس آیت مین مذکور ہی قال اللہ تعالی
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ
اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى حق تعالی فرماتا ہی اللہ ہی کو ہی بندگی نری اور جنہون نی پکڑی ہین اوس سے
نیچی حمایتی کہتی ہین کہ ہم اونکو پوجتی ہین اس واسطہ کہ ہمکو پہنچا دین اللہ کی طرف پاس کی

دوجی اور اسیطرح دوسری آیت قال اللہ تعالی وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ
لَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ
حق تعالی فرماتا ہی اور پوجتی ہین اللہ سی نیچی جو نہ برا کرین انکا نہ بہلا اور کہتی ہین یہہ ہماری
سفارشی ہین اسکی پاس تو کہہ ای محمد تم اللہ کو بتلاتی ہو جو اوسکو معلوم نہین کہین آسمانون
مین نہ زمین مین وہ پاک ہی اور بہت دور ہی اس سی جو شرک کرتی ہین فائدہ ان دو
آیتون سی صاف معلوم ہوا کہ عرب کی کافر بتون کو اسکی برابر نہین کہتی تہی لیکن کارندکر
مختار جانکر اونکی نذر نیاز کرتی تہی سو خدا نے اوسکو بہی شرک فرمایا سبحان اللہ جس شرک
کی مٹانی کی واسطہ قرآن شریف اوترا اور پیغمبر خدا کافرون سی لڑی وہی شرک ابکی جاہل
مسلمان بہی کرنی لگی فرق اتنا ہی کہ وہ کافر بتون سی حاجتین مانگتی تہی اور ابکی لوک بتون
سی تو نہین مانگتی لیکن پیرون سی مانگتی ہین اوسکی وہی مثل ہی کہ گائی دونو طرح مری
قصائی سی بچی تو شیر کی پالی پڑی جیسی کافر کہتی تہی کہ سب کا مالک اللہ ہی اور پہر اوسکو
چہوڑکر اورون سی مدد چاہتی تہی ویسی یہہ لوک بہی غرض کہ شیطان دشمن جانی ہی انسان کا
وہ بہلا ہرگز نہین چاہتا ہی کہ آدمی اللہ تک پہنچی کسیکو بت کی پاس اٹکاتا ہی اور کسیکو
پیر کی پاس اصل مطلب سی دونو دور پڑی قال اللہ تعالی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا
فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حق تعالی فرماتا ہی اللہ نی بتائی ایک مثل ایک شخص ہی
کہ اوسمین کئی شریک ہین ضدی اور ایک شخص پورا ہی ایک شخص کا بہلا کیا برابر ہی
دونونکی مثل سب خوبی اللہ کو ہی پر بہت لوک سمجہہ نہین رکہتی فائدہ یعنی جو شخص کئی کا غلام

غلام ہو کوئی اوسکو اپنا نہ سمجھی تو اوسکی پوری خبرگیری نکری اور اگر وہ غلام بھی اپنی کسی کہتا نئی تو
ایک دوسری پر ٹالی کہ اوروں سی بہی مانگ گیا تو نرا ہمارا ہی غلام اور جو ایک شخص کا
ایک غلام ہو تو وہ اوسکو اپنا سمجھی اور پوری خبر لی کیونکہ مالک جانتا ہی کہ سوای میری
اوسکا اور کون ہی یہہ اللہ نی مثال فرمائی اوسکی جو صرف اللہ ہی کو اپنا مالک جانی اور
سوای اوسکی کسی سی مدد نہ مانگی اور جو شخص کہ کئی سی امید رکھی فی الحقیقۃ شرک والی کو
بڑی مصیبت ہی اوسکا دل ہر طرف بٹتا ہی کبھی شاہ مدار سی کہتا ہی کبھی سید سالار سی التجا
کرتا ہی کبھی حضرت عباس کی آگی ناک رگڑتا ہی کبھی کہتا ہی کہ سید عبد القادر جیلانی بڑی پیر
ہین لاؤ اونکی منت مانون شاید وہی مجھپر کرم کرین اور جو صرف اللہ ہی سی امید رکھتا ہی
بڑی چین اور بڑی آرام مین ہی اوسنی ایک بڑی مالک کا دروازہ پکڑ لیا ہی کیونکہ وہ خوب جانتا ہی
کہ نبی ولی سب اوسکی بندی ہین کسیکو کچھہ اختیار نہین اوسکا دھیان کسی طرف نہین جاتا اور
ہر چند شرک والون کی عاقبت تو تباہ ہی لیکن شرک کرنی سی انکا دنیا مین بھی بڑا نقصان
ہی کہ دور دور منزلون سی خرچ کرکی قبرین پوجنی کو جاتی ہین اور ہزارون روپی نذر نیاز مین
اوٹھاتی ہین تو عاقبت بھی کھوئی اور دنیا مین بھی انکی وہی مثل کہ دونو دین سی گئی پانڈی
نہ یدھر حلوا نہ اودھر مانڈی قال اللہ تعالی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اللہ تعالی فرماتا ہی
لوگو مانگو مجھسی مین قبول کرونگا یعنی مجھکو مثل پادشاہ کی یا اور حاکمون کی نہ سمجھنا کہ جنکو سلطنت
اور سرداری کی غرور سی کسی غریب کی بات نہین سنتی ہین باوجودیکہ مین مالک ہون
ساری جہان کا لیکن میری صفت کریم اور رحیم ہی مین ہر ایک اعلی و ادنی کی بات
سنتا ہون تمکو جو حاجت ہوا کری مجھی سی کہا کرو مین اپنی کرم سی تمہاری دعا قبول کرونگا
فائدہ یارو خیال تو کرو کہ اللہ تو لوگون کو مہربانی سی اپنی طرف بلاتا ہی اور یہہ نادان لوگ

کہ بہول جاتی ہین جیسی کہ ایک شخص کا پیسہ روز روشن مین بیچ میدان کی گر پڑی اور وہ شخص
چراغ جلا کر تلاش کرنی لگی تو لوگ اوسکو کہین گے کہ یہہ شخص بڑا احمق ہی کہ ہوتی سورج کی روشنی کے
چراغ کی روشنی سی ڈہونڈہتا ہی اسیطرح وہ لوگ احمق ہین کہ ہوتی اللہ سی داتا کی اورون سی حاجتین مانگتی ہین
اور اندہی کی طرح ہر ایک طرف بہٹکتی پہرتی ہین اللہ ایسا کریم ہی کہ تم آگی کچہہ نتہی تمکو پیدا کیا اور اگر
سور اور کتا کر دیتا تو تم کیا کرتی اپنی کرم سی تمکو آدمی بنا دیا پہر بدون کہی تمہاری روح دل ہاتہہ پیر
آنکہہ ناک کان تمکو دئی ایک آنکہہ وہ نعمت ہی کہ اگر لاکہہ روپی کوئی تمکو دی اور آنکہہ کو تمسی مانگی تو
تمسی کبہی نہ دی جائی بہلا سوچو تو کہ جسنی بدون مانگی تمکو یہہ نعمتین دی ہین کیا اب مانگنی سی نہ دیگا جو تم ادہر
اودہر ایمان بہٹکاتی پہرتی ہو آدمی کو بوجہہ چاہئی کہ اللہ سی کون مطلب نہین ہو سکتا ہی جو دوسرا
درکار ہو مسلمانو جب تمکو قرآن شریف سی صاف معلوم ہوا کہ سوای اللہ کی کوئی مالک نہین
اور نہ کسی پیر پیغمبر کو اوسنی اپنی طرف سی مختار کر دیا ہی اگر قرآن پر ایمان لائی ہو اور خدا کو منہہ دکہانا ہے
تو اوسکی حکم پر چلو اور اوسکی سوا کسی سی حاجتین نہ مانگو جب تلک نہین معلوم تہا ناچار تہی اب تم پر فرض ہے
کہ شرک سی توبہ کرو خدا کی واسطہ ضد نکرو اپنی دل مین سوچو کہ شرک چہوڑنی مین تمہارا کیا نقصان
ہی اگر پیرون کی چہوٹنی کا غم ہی تو اللہ سا مالک تمکو ملتا ہی جس سی تمہاری پیر بہی اپنی حاجتین مانگا کرتی تہی
اور اگر بغیر خرچ کی تمسی نہین رہا جاتا ہی تو جسقدر مال تم پیر پیغمبرون کی منت مین اوٹہاتی تہی سو
اب اللہ کی نذر کر کی اوٹہاؤ بہلا جب تمکو ملگیا اللہ پہر کب ہے دوسری کی پروا مثل مشہور ہی کہ جسکا اللہ
یار ہی اوسکا بیڑا پار ہی **فصل تیسری** مین اون چیزون کا بیان ہی کہ جو اللہ نی اپنی تعظیم کی واسطہ
خاص کر لین ہین اور دوسری کو کرنا درست نہین ہی یاد رکہو کہ اللہ تعالی نی اپنی تعظیم کی واسطہ کئی چیزین
خاص کر لین ہین کہ وہ دوسری کو کرنا درست نہین جیسا دنیا مین بادشاہون نی تخت پر بیٹہنا اپنی واسطہ
مخصوص کر لیا ہی کہ دوسرا اگرچہ وزیر ہو مگر اسپر بیٹہہ نہین سکتا اول اون مین سی سجدہ ہے

سجدہ ہی قال اللہ تعالی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون حق تعالی فرماتا ہی کہ سجدہ نکرو سورج اور چاند کو اللہ ہی کو سجدہ کرو جسنی اونکو پیدا کیا ہی اگر تم اوسکی بندگی کرتی ہو فائدہ یعنی سجدہ کرنی کی لائق وہی ہی جسکو پیدا کرنی کی قدرت ہوا ور جو خود اپنی پیدا ہونی مین دوسری کا محتاج ہی اوسکو سجدہ بیجا ہی اس آیت سی معلوم ہوا کہ اولیا کی قبرون کو اور تعزیہ کو سجدہ حرام ہی بعضی نادان کہتی ہین کہ فرشتون نی حضرت آدم کو سجدہ کیا تہا اور حضرت یعقوب نی حضرت یوسف کو پس اسیطرح ہم بہی بزرگون کو کرتی ہین اوسکا جواب یہہ ہی کہ سجدہ کرنا آگی درست تہا لیکن ہماری پیغمبر کی دین مین منع ہو گیا ہی جیسی حضرت آدم کی وقت مین سگی بہن سی نکاح کرنا درست تہا اور اب حرام ہی دوسرے روزہ رکہنا بہی سوای اللہ کی دوسری کا بیجا ہی نادان لوگ حضرت علی کا روزہ رکہتی ہین بعضی تمام دن کا بعضی ہندؤن کی طرح سواپہر کا روزہ رکہنا بندگی ہی اور بندگی اللہ کی سوا کسی کی نہین درست اللہ کا روزہ رکہنا اور اوسکا ثواب حضرت علی کی روح کو بخشنا درست ہی تیسری جانور کا ذبح کرنا یہہ بہی اللہ کی واسطہ خاص ہی قال النبی علیہ السلام لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لعنت کری اللہ اوسپر جو ذبح کرتا ہی جانور کسی اور کی واسطہ اللہ کی سوا فائدہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سید احمد کبیر کی گائی اور عبد القادر جیلانی کا بکرا کہنا اور اونکا نام رکہکر ذبح کرنا درست نہین لیکن جانور کا ذبح کرنا کہانی اور بیچنی کی واسطہ درست ہی کیونکہ اسمین کچہہ شرک اور منت نہین ہی صرف گوشت سی غرض ہی اور جو جانور کہ پیرون یا بتون کے واسطہ ذبح ہوا اوسکا گوشت کہانا بموجب اس آیت کی درست نہین قال اللہ تعالی حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ حق تعالی فرماتا ہی کہ حرام ہی تمپر مردہ اور خون اور گوشت سور کا اور وہ چیز حرام ہی کہ جسپر نام پکارا گیا کسی اور کا اللہ کی سوا

فائدہ اور نام پکارنا دو قسم ہی ایک تو ذبح کرنی سی پہلی نام رکھدینا کہ یہہ بکرا عبد القادر جیلانی
کا ہی یا شیخ سدو کا یا بھوانی کا بھوگ ہی اور دوسری ذبح کرنی کی وقت نام لینا سو
پہلی لوگ ذبح کی وقت بموجب عادت کی اللہ اکبر کہتی ہین مگر ذبح سی پہلی اللہ کی سوا کسی
اور کا نام مشہور کرتی ہین اور جب پہلی سی نیت بگڑی تو اب اللہ اکبر کی کہنی سی کیا ہوتا ہی ہر چند
بعضی کتہ ملا بی علمی کی سبب سی اسمین تکرار کرتی ہین لیکن صحیح مذہب عالمون کا یہی ہی کہ
اس گوشت کا کہانا ہرگز درست نہین اور سیدہی بات تو یہہ ہی کہ جس چیز مین شبہہ پڑا اوسکا کہانا
کیا ضرور چوتہی نذر نیاز کا ماننا یہہ بہی اللہ کی واسطہ خاص ہی یعنی یون کہنا الہی اگر اپنی کرم سی تو میرا
بیمار کو اچہا کر دی تو مین دس فقیرون کو کہانا کہلاؤن یا دو روزی رکہون اسکا نام نذر ہی اور جب
قرآن سی ثابت ہو چکا کہ سوای خدا کی کسیکو حاجت برآری کی قدرت نہین تو پیغمبرون کی نذر
کرنا اور منت ماننا محض بیفائدہ ہی مسلمان کو لازم ہی کہ جب اوسکو کچہہ حاجت ہو تو اللہ کی نذر مانی
اور نذر کرنا کچہہ صرف کہانی پر موقوف نہین بلکہ سب نیک کامون مین نذر درست ہی جیسی روزی رکہنا
نماز نفل پڑہنا کنوان کہودانا مسجد بنوانا اس زمانہ کی لوگ بی علمی کی سبب فاتحہ کو نذر نیاز کہتی ہین
یہہ لفظ اللہ ہی کو خاص ہی اللہ کی لفظ کو دوسری جگہہ بولنا ادب سی بعید ہی فاتحہ کہنی
مین کیا قباحت کہ جو اوسکو نذر نیاز کہتی ہین **فصل چوتہی مین رسومات شرک**
کا ذکر ہی اسمین شرک کی جو ہندوستان مین رائج ہین لیکن بی حد و حساب ہین سب کا
بیان کرنا مشکل ہی اسواسطہ چند رسمونکا اس مقام مین مذکور ہوتا ہی اوسی پر اورون کو
بہی قیاس کر لینا چاہی خیال کرنی سی معلوم ہوا کہ سب رسمین ہندوستان مین دو قسم
ہین بعضی تو وہ ہین کہ اونکا کرنا کسی طرح درست نہین اور بعضی وہ ہین کہ ایک طرح
درست اور دوسری طرح نہین درست **فائدہ قسم پہلی** جیسی نجومی اور برہمن

برہمن سی شادی اور بیاہ کی تاریخ پوچھنا یا سفر کی واسطہ یا حویلی بنانی کی وقت نیک
بد ساعت کا دریافت کرنا یہہ ہرگز درست نہین کہ صاف شرک ہی کیونکہ پہلی معلوم ہوچکا ہی
کہ غیب کے بات پیغمبر خدا کو بہی معلوم نہی دوسری کی کیا حقیقت ہی قال النبی
علیہ السلام من اتی کاھنا فصدقہ بما یقول فقد بری مما انزل علی محمد
فرمایا پیغمبر خدا نے کہ جو غیب بتانی والی کی پاس اوسکی بات کو سچا جانا سو وہ بی نصیب ہوا قرآن
سی یعنی قرآن مین تو یہہ حکم ہی کہ غیب کی بات سوا ای اللہ کی کسیکو نہین معلوم اور جب کسی
نی نجومی یا برہمن سی نیک بد ساعت پوچھی تو گویا قرآن کا منکر ہوا اور جو قرآن سی منکر ہو
اوسکا سوای دوزخ کی کہان ٹھکانا برہمن دس باتین اپنی طرفسی بنا کی بتا دیتی ہین اوسمین بہی
کوئی مطابق پڑجاتی ہی تو نادان سمجھتی ہین کہ انکی سب باتین سچ ہونگی یہہ نہین خیال کرتی
کہ اگر یہہ لوگ سچی ہوتی تو اپنی بہتری کی پہلی فکر کرتی پہٹی دہوتی باندہی کیون پہرتی اور
دروازہ دروازے مارے مارے پہرتی اور اسیطرح ویسی منتر پڑہنا حرام ہی کہ جسمین شنو مان اور یونا چمار
کی دہائی ہو اور اسیطرح بعضی مناقب بہی جسمین شرک کا مضمون ہو جیسی یہہ بیت ہی شعر
علی جو چاہین تو مطلب کو سر براہ کرین   گدا کو چاہین تو ایک پل مین بادشاہ کرین
جاہل لوگون نی شعر کہنا سیکہہ لیا جو جی مین آیا سو بکنی لگی اونکو درست یا درست سی
کیا خبر اور اسی طرح نبی بخش سالار بخش عبد النبی بندہ علی بندہ حسن نام کہنا بہی یہ سبہی ایسے
نام شرع مین نہین درست کیونکہ قرآن شریف کی آیتون سی پہلی معلوم ہوچکا ہی کہ سوای
خدا کی کسی پیر پیغمبر کو بخشنی کی قدرت نہین کیا لوگ جاہل ہوگئی ہین اللہ کی
بندی ہوکر بندون کی بندی ہوتی ہین عبد اللہ عبد الرحمن مین کیا قباحت پائی
جو عبد النبی اور بندہ علی نام رکہتی ہین فی الحقیقۃ نادان کی محبت بہی نہین اچہی کہ وہ

اور شرک کیا تو خدا کی غضب میں گرفتار ہوا اور مشرک اگرچہ دنیا میں تمام عمر خوشی سی بیٹھ کر
آخر اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی ہی بس گناہگار نی جب شرک کی برائی قرآن اور حدیث میں
اچھی طرح دیکھی اور ناواقف مسلمانو نکو اسمین پھنسا دیکھا و اسکی دل کو بہت رنج ہوا
تب ... اس رسالہ کو ہندی زبان میں آسان اور سہج کر
لکھا اور جلدی ... کی ہر ایک آیت اور حدیث کا ترجمہ موافق محاورہ ہندی کیا سبب یہ ہی
ناواقفونکو فائدہ ہو ... کیا اعتبار قابلیت منظور نہین تھا جبان علم سی امیدہی ہی
زبان پر عیب نہ پکڑین اسکی غرض کو دریافت کرین **خاتمہ** اسمین تین
فائدی ہین **فائدہ پہلا** جو شبہی اور سوالات کہ اس زمانہ کی لوگ مقدمہ
شرک مین مذکور کرتی ہین اونکی جواب اس رسالہ مین مفصل بیان ہو چکی اگر مرد عاقل ہی اونکو
خوب سمجھ لیگا تو اور سوالات کی بھی جواب دی سکیگا لیکن اس مقام مین دو قاعدی
اور بھی یاد رکھنا ضروری ہی **قاعدہ پہلا** یہہ جب تک حدیث کی سند یہہ یعنی اور
معلوم نہو کہ یہہ حدیث محدثون کی کس کتاب مین ہی تب تک وسکا ماننا نچاہیی
حدیثین موضوع واہی تباہی مشائخ متاخرین نے کتابون مین لکھی ہین اور علماء محدثین کی نزدیک
اونکا کچھ اعتبار نہین اور اسیطرح جس حدیث کا مطلب مخالف قرآن شریف کی
ہو اوسکو بھی غلط جاننا چاہیی مگر حدثین علاوہ قرآن کی بہت ہین لیکن جو حدیث
کہ موافق مطلب شرع کی ہو اوسکو ماننا چاہیی جیسی اسپر ایک مثال کہی جاتی ہی مثلاً
ہمکو قرآن شریف سی معلوم ہو چکا ہی کہ پیغمبر کو خود اپنی جان کی نفع ضرر کا کچھ اختیار نہیں
اگر آپ کوئی حدیث نقل کری اس مضمون کی کہ پیغمبر کو سب چیز کا اختیار سے جو چاہین
سو کرین تو ہم اوسکو ہرگز نہ مانینگی کیونکہ پیغمبر خدا کا خلاف قرآن کی فرمانا ممکن نہیں

نہین قاعدہ دوسرا یہہ کہ مسلمان کو لازم ہی کہ اعتقاد کو موافق قرآن
اور حدیث کی درست کری اور قصّون اور نقلون کو اعتقاد مین دخل نہ دی بہت
خلقت کا اعتقاد اس سبب سی بگڑ گیا ہی کہ فلانی بزرگ سی یہہ ہوا تہا اور فلانی پیر نی
یہہ کیا قربان اس مسلمانی پر کہ قرآن شریف کو تو طاق مین رکہا اور واہی قصون اور کہانیون
پر اعتقاد باندہا اس کلام سی کوئی اولیا کی کرامات کا انکار نہ سمجہی کیونکہ یہہ مقرر ہی کہ
حق تعالی کبہی اولیا کی ہاتہہ سی کرامات ظاہر کروا دیتا ہی تا لوگون کو اونکی بزرگی اور تعظیم
معلوم ہو لیکن ہر وقت اونکو یہہ اختیار نہین کہ جس چیز کو جب چاہین سو کر دین پہر جب اونکو اختیار
کلی نہوا تو اونسی حاجت مانگنا محض نادانی ہی رہا خدا کی جناب مین اونسی دعا کروانا اوسکو
منع کوئی نہین کرتا غرض کہ جب قرآن سی ثابت ہو چکا کہ سوای خدا کی کسیکو حاجت براری
قدرت نہین اب کوئی کچہہ کہا کری اور کتنی ہی باتین بنادی اوسکو ہرگز نہ سننا چاہی کیونکہ
حق تعالی سی بڑا کون ہی کہ جسکی بات کو ہم یقین لاوین فائدہ دوسرا جو مسلمان بہائی
کہ اس رسالہ کو دیکہین اونکی خدمت مین بعد سلام کی یہہ عرض ہی کہ اس زمانہ کی مسلمان
مرد اور عورتون کو اس کتاب کا سنانا اور اونکی آگی نرمی سی محبت کی پڑہنا اپنی اوپر ضرور اور
واجب جانین اکثر لوگ بیچاری بسبب ناواقفی کی ناچار ہین اگر آہستہ آہستہ سمجہایا جاوی گا
تو اس سی امید ہی کہ لوگ توحید کو سمجہین گی اور شرک سی توبہ کرین گی مثلاً اگر تمہاری
روبرو تمہارا بیٹا یا کوئی دوست ناواقفی سی زہر کہانی لگی تو اوسکو تم ہرگز نہ کہانی دو
کیونکہ تمکو یقین ہی کہ اسنی زہر کہایا اور مرا پس اسیطرح شرک کو بہی سمجہو کہ اسکی
کرنی سی ایمان مرتا ہی اور ایسی بد چیز ہی کہ جسکو خدا معاف نہین کرتا ہی تو جیسی تم
زہر کہانی سی اپنی دوستون کو بچاتی ہو ویسی شرک سی بہی بچاؤ اور جس طرح ہو سکی

ان بہولی بہتکی ہوئون کو راہ پر لاؤ خدا جانتا ہی کہ اس کا ثواب تم کو تمہاری روزہ نماز سی زیادہ ملی گا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ دَلَّ عَلَىٰ خَيْرٍ فَلَهُ أَجْرٌ مِثْلُ فَاعِلِهِ فرمایا پیغمبر خدا نی جو نیک راہ بتلاوی گا کسیکو تو اوسکو کرنی والی کی برابر ثواب ملی گا اور اس بات کا خوف نکیا چاہی کہ لوگون کی عادت مدت سی بگڑ گئی ہی وہ کہان مانین گی کیونکہ اس عاجز نی بارہا آزمایا ہی کہ سمجہانی کی بعد اگر سب نہین سمجہتی تو دس پانچ تو البتہ سمجہتی ہین یہہ ممکن نہین کہ دس کو خوب سا سمجہاوی اور نہین سی دو چار بہی نہ سمجہین اس زمانہ کی بہت عالم فاضل بہی اس خیال سے نہین کہتی ہین کہ لوگ اپنی ضد سی کہنا نہ مانین گی لیکن یہہ بات بہتر نہین اگر عالم فاضل بہی نہ سمجہاتی رہین گے تو جاہل بالکل دین کو تباہ کر دین گی ہان یہہ البتہ ہی کہ شرک کی منع کر دینی سے بعضی ضدی لوگ اور اکثر جاہل پیرزادی جنہون نی ریوڑی کہتیان اور جہنڈی نشانون کو اپنی روزی مقرر کی ہی وہ ہرگز نہین خوش ہوتی کی اور بہت غصہ سی آنکہین نیلی پیلی کرین گی لیکن محمدی مسلمان کو اس خیال سی چپ رہنا لائق نہین اپنا اللہ راضی چاہی یہہ لوگ خوش ہوی تو کیا اور ناخوش ہوی تو کیا

فائدہ تیسرا ہر چند بیان شرک نثر مین مفصل ہو چکا لیکن تہوڑا مطلب نظم مین بہی کہنا مناسب معلوم ہوتا ہی کیونکہ نظم بہت جلد یاد ہو جاتی ہی خصوصا لڑکون کی یاد کروا دینی کے واسطہ بہت خوب ہے تا لڑکپن سی خوب عقیدہ صاف ہوی اور برائی شرک کی خوب سی دل مین بیٹہہ جاوے

نظم

خدا فرماچکا قرآن کی اندر * مری محتاج ہین پیر و پیمبر * نہین طاقت سوا میری کسی مین
کہ کام آوی تمہاری بیکسی مین * جو خود محتاج ہووی دوسری کا * بہلا اوس سی مدد کا مانگنا کیا
خدا سی اور بزرگون سی بہی کہنا * یہی ہی شرک یارو اس سی بچنا * خبر قرآن مین سے یہہ محقق
نہ بخشی گا خدا مشرک کو مطلق * معاذ اللہ جہنم اوسی نہ بخشا * مقرر وہ جہنم مین پڑی گا

اگر قرآن کو سچ جانتے ہو * تو پہر تم فتنین کیون مانتے ہو * تمہین یہہ طور بدکسنی سکہایا
محمد نی کہان ہی یہہ بتایا * ہی شیطان دشمن اولاد آدم * سکہاتا ہی وہی راہ جہنم
کسیکو بت پرستی ہی سکہاتا * کسیکو ہی وہ قبرون پہ جہکاتا * غرض اللہ سی وہ لوگو رو کا
بہلاکر راہ جا خندق مین جہونکا * مسلمانو ذرا سوچو تو دل مین * پہنسی ہو کشمکش مین تم آب و گل مین
بہت غفلت مین سوئی اب تو جاگو * خدا کی ہوتی بندون سی نہ مانگو * وہ مالک ہی سب آگی اوسکی ناچار
نہین ہی کوئی اوسکی گہر کا مختار * وہ کیا ہی جو نہین ہوتا خدا سے * جسی تم مانگتی ہو اولیا سے
بیان شرک سن کہتی ہین مردک * کہ منکر ہین بزرگون سی بلا شک * ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
بزرگون سی نہین انکار ہمکو * خدا لعنت کری اوس روسیہ پر * کہ جسکی دل مین ہو بغض پیمبر
جسی ہو بغض آل مصطفے کا * خدا اوسکو کری دوزخ کا کندا * جسی اصحاب حضرت سی ہو انکار
رہی ہر دم خدا کی اوس پہ پہٹکار * جسی کچہہ بغض ہووے اولیا سے * ہمیشہ ہو لعنت اوس پہ برسے
اب اتنا اور بہی سن کہئے حضرت * نہ جو حق پر چلی اوس پر ہی لعنت * ہمارا کام سمجہانا ہی یارو
اب آگی چاہو تم مانو نہ مانو * تو اپنی حال مین کچہہ سوچ خرم * زبان اب بند کر واللہ اعلم

شکر خدا کا کہ رسالہ نصیحۃ المسلمین تصنیف موسس مبانی توحید موید بتاییدات خداوند وحید مولانا مولوی خرم علی بلہوری سلمہ اللہ القوی بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاول سنہ [illegible] ہجری کی بیت السلطنت لکہنو کترہ [illegible] تکیہ شاہ فصیح مطبع محمدی مین بحسن اہتمام حاجی محمد حسین کی مطبوع ہوا والحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا

مثنوی جو کوئی خدا کو ایک جانی بی شبہہ نصیحتین یہہ مانی اسمین ہین تمام دین کی ارکان اسمین ہی بیان اہل ایمان تم بدعت و کفر و شرک چہوڑو سنیہ ایسی رسالہ سی نہ موڑو اس تحفہ کی جان سی ہین خریدار مقبول خدا جو ہین نہ اشرار

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر مستعلی متخلص بہ اظہر

کتابی از خرم علی طبع کردہ محمد حسین نکو مقبول ہی بیت ہنگام طبع خوش طبع اظہر بگفتا نصیحت [illegible]